REGD-E.P-NO 861

رجسٹرڈ ای پی نمبر ۸۶۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ
بدر
قادیان

ایڈیٹر:- صلاح الدین ملک ایم - اے۔
اسسٹنٹ ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقا پوری

شرح چندہ سالانہ
چھ روپے
ممالکِ غیر
۷ ½ روپے
فی پرچہ
۲ /

تواریخ اشاعت
۷ - ۱۴ - ۲۱ - ۲۸

جلد ۴ || ۲۸ روفا ۱۳۳۴ ہش - مطابق ۲۸ جولائی ۱۹۵۵ء || نمبر ۲۸

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق اطلاعات

لنڈن ۱۲ جولائی۔ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ ابھی تک گلے کی خرابی کی وجہ سے صحت ٹھیک نہیں آواز نہیں نکلتی اگر نکلے تو گلے میں درد شروع ہو جاتی ہے (ابرائیویٹ سیکرٹری)

حضور اقدس روزانہ باہر تشریف لاکر کچھ وقت چہل قدمی فرماتے ہیں۔ آج قریبًا ۴۰ منٹ چہل قدمی فرماتے رہے۔

۱۳ جولائی۔ حضور اقدس نے فرمایا۔ کہ آج نزلہ کی ایسی علامتیں دکھائی دیتی ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کمی کی طرف آرہا ہے۔ گو آرام نہیں آیا مگر کل سے حالت بہتر ہے۔ (")

آج حضور اقدس قریبًا نصف گھنٹہ چہل قدمی فرماتے رہے اس طرح قریبًا ایک میل چلے عام طبیعت اچھی معلوم ہوتی ہے

۱۴ جولائی۔ (اس روز کی رپورٹ علیحدہ مفصل درج ہے)

۱۷ جولائی۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا۔ "پہلے بلغم کم ہوئی تھی۔ مگر صبح سے بہت زیادہ ہے آواز نہیں نکلتی گلے پر زور دیکر بولنا پڑتا ہے۔ اور درد ہوتی ہے۔

حضور اقدس روزانہ نصف گھنٹہ یا کم وبیش چہل قدمی فرماتے ہیں۔ (" ")

خطبہ جمعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ خطبات کے تسلسل میں ارشاد فرمایا اور سورت فاتحہ کی آخری دو آیات بقیہ

بقیہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ دنیا میں حقیقی امن کے قیام کے لئے ضروری ہے کہ نہ صرف الفاظ پر انحصار رکھکر روح کو نہ چھوڑ دیا جائے اور نہ ہی صرف روح پر انحصار رکھکر الفاظ کو چھوڑ دیا جائے بلکہ الفاظ اور روح دونوں کا لحاظ رکھا جائے ... ۲۲ جولائی کو مبلغین کی کانفرنس ہو رہی ہے جس کیلئے باہر سے آنے والے نمائندگان میں سے مکرم مولوی

[illegible]

تازہ رؤیاء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ کرم ایڈیٹر الفضل کے نام مندرجہ ذیل مکتوب گرامی برائے اشاعت تحریر فرمایا ہے۔ جسے الفضل سے اس جگہ درج کیا جاتا ہے۔

لنڈن ۱۴ جولائی ۱۹۵۵ء۔ مکرمی ایڈیٹر صاحب الفضل! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ انگلستان آکر پہلے طبیعت خراب ہو گئی تھی۔ مگر آہستہ آہستہ ٹھیک ہو رہی ہے۔ مگر شدید نزلہ اور کھانسی جو شروع ہوئے تھے۔ ابھی تک جاری ہیں۔ گو کچھ کمی کی طرف مائل ہیں۔ شکر ہے کہ کچھ دیسی دوائیں جن سے مجھے فائدہ ہوتا تھا۔ لندن میں مجھے مل گئیں اور کچھ نزلہ اور کھانسی کے جوشاندے خدمت خلق سے لے کر اختر صاحب نے لندن بھجوا دیئے ہیں۔ ابھی ملے نہیں۔ ملیں گے توان کا استعمال کریں گے۔ آج تیرہ اور چودہ جولائی کے درمیان میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک کمرہ گرم کرنے کی انگیٹھی ہے جیسی کہ ہندوستان میں مکانوں میں ہوتی ہے۔ صاف ہے۔ دبرے اس میں آگ نہیں ملی اور اس کو صاف کرلیا گیا ہے۔ شاید یہ مطلب ہے کہ ہندوستان میں آج کل سخت گرمی ہے اور چھ مہینے سے وہاں انگیٹھیوں میں آگ نہیں جلتی اس انگیٹھی پہ میرا کوئی پوتا یا نواسہ پیٹ کے بل لیٹا ہوا ہے۔ میں نے اپنے کسی بچہ کا بچہ اسے سمجھا اور اسے آواز دی کہ ادھر آؤ۔ پھر مجھے خیال آیا کہ یہ بچہ تو ابھی بہت چھوٹا ہے یہ جواب کس طرح دے گا۔ اور آئے گا کس طرح۔ پھر معًا خیال آیا کہ یہ میرے لڑکے انور احمد کا بچہ احسن احمد ہے۔ میری آواز سن کر اس نے اپنی ٹانگیں ٹیڑھی کر کے زمین پر رکھ دیں اور پھر میرے پاس آگیا۔ اور میں نے اسے اپنے ساتھ چمٹا لیا۔ شاید اس خواب کی یہ تعبیر ہو کہ میرے کسی اور بچہ کے ہاں لڑکا ہو۔ یا احسن کے لفظ سے یہ تعبیر ہو کہ اللہ تعالےٰ مجھے کامل صحت بخشے: اور یہ اس کے فضل سے بعید نہیں ہے۔ والسلام

مرزا محمود احمد

خلیفۃ المسیح الثانی حال لنڈن ۱۴-۷

ذکر و فکر

جنیوا کانفرنس

۱۸ جولائی کو جنیوا میں چار بڑوں (امریکہ، برطانیہ، روس اور فرانس کے سربراہوں) کی کانفرنس شروع ہو کر مورخہ ۲۳ جولائی کو ختم ہوگئی دس سال کے بعد بڑے ملکوں کے سربراہوں کی یہ پہلی کانفرنس ہے اس وقت جب کہ دنیا کے سیاسی حالات بڑی تیزی سے بدل رہے ہیں۔ اور ایک تیسری عالمگیر جنگ دنیا کے سر پر منڈلا رہی ہے۔ ایسی کانفرنسیں اگرچہ اس کا حقیقی اور پورا حل تو نہیں بن سکتیں۔ تاہم اس خطرہ کو کسی حد تک ملتوی ضرور کر سکتی ہیں۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس نے امریکہ سے روانگی کے وقت درست کہا تھا کہ

ہم میں سے کسی کو بھی یہ توقع نہیں رکھنی چاہیئے کہ اس کانفرنس میں اہم فیصلے ہونگے البتہ اہم فیصلوں کے لئے راہ ہموار ہونے کی توقع ضرور رکھی جاسکتی ہے۔

گو اس کانفرنس کا باقاعدہ ایجنڈا کوئی نہیں تھا تاہم اس میں بعض مفید تجاویز پیش ہوئی ہیں اور ایسے خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔ جو اپنے اندر ایک روشن پہلو لئے ہوئے ہیں۔ اگر ان تفاصیل سے قطع نظر کرتے ہوئے صرف بڑوں کے باہم مل بیٹھنے کو ہی ملحوظ رکھیں تو بھی یہ کانفرنس فی الجملہ کامیاب سمجھی جاسکتی ہے۔ چنانچہ وزیر اعظم پنڈت نہرو نے ۲۴ جولائی کو کانگرس پارلیمنٹری بورڈ کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ

"جنیوا میں چار بڑوں کی کانفرنس اس لحاظ سے کامیاب رہی ہے کہ اس نے چار بڑی طاقتوں کو ایک دوسرے کے قریب تر کر دیا ہے۔

آپ نے کہا کہ اگرچہ یہ کانفرنس سو فی صدی کامیاب نہیں رہی تاہم اس نے کشیدہ ماحول کو کافی حد تک صاف کر دیا ہے۔"

حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں بہت سی غلط فہمیاں محض باہمی بُعد اور ایک دوسرے کے نقطۂ نظر کو نہ سمجھنے کے باعث پیدا ہوتی ہیں۔ جو ہوتے ہوتے بعض اوقات خطرناک نتائج پر منتج ہوتی ہیں۔ جیسا کہ بڑوں کے بیانات سے ظاہر ہے۔ اگر اس قسم کی کانفرنسیں مستقبل میں جاری رہیں تو بلاشبہ عالمگیر خطرہ کچھ عرصہ کے لئے ٹل سکتا ہے۔

جماعت احمدیہ کے نزدیک موجودہ سیاسی کشمکش کا واحد حل انسان کے خالق و مالک کی طرف متوجہ ہونے میں ہے۔ چنانچہ باوجود حد درجہ محدود ذرائع رکھنے کے اس مٹھی بھر جماعت نے دنیا کو اس عظیم الشان مقصد کی طرف متوجہ کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ چنانچہ اس تاریخی کانفرنس کے موقعہ پر جنیوا میں مقیم احمدی مبلغ نے اس کا حق ادا

(باقی صفحہ ۲ پر)

نبی کریمؐ کی اصلاح ہی ایک عظیم الشان معجزہ ہے!

"ہمارے نبی اکرمؐ کی برکات جس قدر ظہور میں آئیں اگر تمام خوارق کو الگ کر دیا جائے۔ تو صرف آپؐ کی اصلاح ہی ایک عظیم الشان معجزہ ہے اگر کوئی اُس حالت پر غور کرے، جب آپؐ آئے۔ پھر اس حالت کو دیکھے۔ جو آپؐ چھوڑ گئے۔ تو اُس کو ماننا پڑے گا۔ کہ یہ اثر بذاتِ خود ایک اعجاز تھا۔ اگرچہ کل انبیاء عزت کے قابل ہیں۔ لیکن ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ۔

اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف نہ لاتے تو نبوت تو درکنار خدائی کا ثبوت بھی اس طرح نہ ملتا۔ آپؐ ہی کی تعلیم سے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ کا پتہ لگا۔ اگر توریت میں کوئی ایسی تعلیم ہوتی۔ اور قرآن شریف اُس کی تصریح ہی کرتا تو نصاریٰ کا وجود ہی کیوں ہوتا۔ غرض قرآن شریف نے جس قدر تقوےٰ کی راہیں بتلائیں۔ اور ہر طرح کے انسانوں اور مختلف عقل والوں کی پرورش کرنے کے طریق سکھلائے ایک جاہل، عالم اور فلسفی کی پرورش کے راستے ہر طبقہ کے سوالات کا جواب۔ غرضیکہ کوئی فرقہ نہ چھوڑا جس کی اصلاح کے طریق نہ بتائے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

شذرات

کون مسلمان ؟

راولپنڈی کے ایک ایڈیشنل مجسٹریٹ نے اپنے فیصلہ میں احمدیوں کو نامسلمان قرار دے کر احمدی لڑکی کو مہر سے محروم قرار دیا۔ اب مولانا مودودی اور احرار میں ٹھن گئی ہے۔ مولوی محمد علی جالندھری نے مولانا مودودی کو مباہلہ کی دعوت دی ہے۔ ان مجسٹریٹ صاحب کے لئے لمحۂ فکریہ ہے۔ مباہلہ کرکے ایک دوسرے پر لعنت ڈالنے والوں میں سے ایک جو عند اللہ ملعون ہوگا۔ مسلمان نہیں ہوسکتا۔ تو کیا مجسٹریٹ مذکور یا ان کے ہمنوا ان دونوں میں سے کس کو امتِ مسلمہ سے خارج قرار دیں گے ؟

مجسٹریٹ موصوف نے ان علماء کی ہمنوائی کی ہے۔ جو مسلم کی تعریف پر متفق نہیں ہوسکے۔ ان کا اسلام اور غمخواریٔ اسلام معلوم۔ کاش مسلمان غور کریں کہ کیا حقیقتِ اسلام ان "علماء" میں موجود ہے جو قربانی کی کھالوں پر ایک دوسرے کی کھال نوچ رہے ہیں۔ ان کو اس سے غرض نہیں۔ کہ عالمِ اسلامی کس نازک دور سے گذر رہا ہے۔ اور کس طرح اعداءِ اسلام اس کے استیصال کے درپے ہیں۔ یا حقیقتِ اسلام اور حلاوتِ ایمان سے وہ گروہ آشنا ہے۔ اور اسلام کا درد اپنے پہلو میں رکھتا ہے۔ جن کے بوڑھے ترقیٔ اسلام کے لئے دعائیں کرتے نہیں تھکتے اور نوجوانوں کو خدمتِ اسلام کے لئے وقف کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ اور نوجوان دنیوی مال و منال سے منہ موڑ کر اپنی ساری امنگوں کو دبا کر غیر ممالک میں چلے جاتے ہیں اور اپنی عمرِ عزیز کا بیشتر حصہ نیم فاقوں اور نیم عریانی میں گذار دیتے ہیں۔ اور جس جماعت کے بچے ان امنگوں میں پل کر جوان ہوتے ہیں۔ کہ وہ ایسے بزرگ مجاہدین کے خلفِ رشید بنیں گے۔ اور اس کے لئے ہمہ تن تیاری میں مصروف رہتے ہیں۔ اور جس قوم کی خواتین جوانی میں اپنے پیارے خاوندوں یا بھائیوں کی جدائی کو برداشت کرتی ہیں۔ اور جن کی مائیں اور والدائیں اس عمر میں کہ جب اولاد کی خدمت کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اپنے دکھ درد کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنی مجاہد اولاد کی جدائی برداشت کرتے ہیں۔ نہ صرف یہی بلکہ یہ قوم اپنی کمائی کا ایک کافی حصہ خدمتِ اسلام کے لئے نہایت باقاعدگی سے خرچ کرتی ہے۔ اور انفاق فی سبیل اللہ کی بہترین مثال قائم کرتی ہے اطاعتِ امام اور تنظیم کا بہترین نمونہ اس جماعت میں ملے گا۔

اب خدارا غور کیجئے۔ کیا قوم کی کھال نوچنے والے علماء اور ان کے ساتھیوں کے تحسین ترقی کے ہیں۔ کیا وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے مستحق ہیں ؟ یا یہ قوم جن کا چھوٹا بڑا خدمتِ دینِ اسلام میں سرشار و محو ہے یہ رحمتِ الٰہی کے مستحق ہیں ؟ دونوں میں کسے زیادہ ہمدرد اور غمخوارِ اسلام شمار کیا جائے گا ؟ دونوں میں سے کون قابلِ صد احترام ہے ؟ ہم ناظرین پر ہی اس کا فیصلہ چھوڑتے ہیں۔

بعض نامناسب خبریں

اخبارات پر قوم کی رہبری اور تربیت کی جس قدر ذمہ داری عائد ہوتی ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ لیکن ان اخبارات میں اغوا اور بدکاری وغیرہ کے واقعات کی خبریں بالالتزام شائع کرنا۔ اور ان کے متعلق مقدمات کی تفصیل بیان کرنا کم از کم نئی پود میں یہ امر ذہن نشین کرنے کے مترادف ہے کہ یہ باتیں معمولی ہیں۔ اور عام معمول (Routine) ہیں ہمارا مشورہ ہے کہ ایسی خبریں ہرگز شائع نہیں کرنی چاہئیں۔ ہر ایسی خبر اخلاق کی تباہی کا آلہ ہے۔ اور آلہ بھی نہایت ہی مہلک۔

جنیوا کانفرنس بقیہ صفحہ ۱ کیا جس کے متعلق تازہ ترین موصولہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہاں کے انچارج مبلغ اسلام جناب شیخ ناصر احمد صاحب بی۔ اے نے اس موقعہ پر "اسلام کا پیغام" خاص طور پر طبع کرایا اور لیڈروں اور نمائندگان میں تقسیم کیا۔

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۷ر جولائی۔ غلام قادر صاحب درویش قادیان کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر عطا فرمائے اور خادمِ دین بنائے۔

۲۰ر جولائی۔ افسوس کہ شریف احمد صاحب ڈوگر درویش کے ہاں ۱۵ر جولائی کو لڑکا تولد ہوکر آج وفات پاگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ نعم البدل عطا فرمائے۔

ربوہ ۔ ۲۱ر جولائی۔ آج صبح پنجاب ایکسپریس کے ذریعہ مکرم مولوی نور الدین صاحب منیر بی۔ اے تبلیغ اسلام کی غرض سے مشرقی افریقہ روانہ ہوگئے۔ سٹیشن پر متعدد بزرگان اور احبابِ جماعت نے اپنے مجاہد بھائی کو الوداع کیا۔ اور اجتماعی دعا کی۔

قادیان ۔ ۲۵ر جولائی۔ بکارِ سلسلہ مکرم ملک صلاح الدین صاحب ناظر امورِ عامہ خارجیہ نے گورداسپور کا سفر کیا۔

زائرین مندرجہ ذیل احباب قادیان تشریف لائے :-

(۱) ۱۵ر جولائی لاہور سے بابو محمد صادق صاحب مع اہل و عیال (از اقارب ملک صلاح الدین صاحب) عبد الغنی صاحب مع اہلیہ محترمہ۔ ربوہ سے غلام سرور صاحب (داماد میاں سراج الدین صاحب مؤذن) مع اہلیہ محترمہ (۲) ۱۶ر جولائی۔ لاہور سے عبد الغفار صاحب۔ سرگودھا سے بھائی محمود احمد صاحب (صحابی) مالک ودود میڈیکل ہال (۳) ۱۸ر جولائی۔ ترگڑی (گوجرانوالہ) سے ملک عبد الکریم صاحب (والد ملک بشیر احمد صاحب ناصر) ربوہ سے احمد دین صاحب (۴) ۱۹ر جولائی۔ ربوہ سے عبد العزیز صاحب (از اقارب مستری محمد دین صاحب) احمد دین صاحب شیخوپورہ سے انوار الحق صاحب (از اقارب شیخ عبد الحمید صاحب عاجز) (۵) ۲۰ر جولائی۔ لاہور سے قریشی محمد احمد صاحب (از اقارب مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب جٹ) (۶) ۲۲ر جولائی ربوہ سے مسٹر عنایت خان صاحب محترمہ ہمت بی بی صاحبہ دختر امیر بخش صاحب۔ محترمہ مسعودہ ابراہیم صاحبہ دختر ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب (۷) ۲۳ر جولائی مختار احمد صاحب ہاشمی چیف انسپکٹر بیت المال ربوہ (برادر ممتاز احمد صاحب ہاشمی) و غلام حیدر صاحب (۸) ۲۴ر جولائی لاہور سے پیر بشیر احمد صاحب و پیر سعید احمد صاحب (برادران نسبتی مولوی عبد القادر صاحب دہلوی) لائلپور سے ڈاکٹر نثار احمد صاحب (برادر نسبتی عمر الدین صاحب)

مندرجہ ذیل احباب واپس تشریف لے گئے :-

(۱) ۱۵ر جولائی راجہ محمد سردار خان صاحب و محمد شفیع صاحب (۲) ۱۶ر جولائی غلام محمد صاحب ربانی مبشر

کلامِ سیّد الانامؐ

(۱) حضرت سفیان بن عبد اللہ رضؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسی بات بتائیے کہ جسے میں مضبوط پکڑے رکھوں۔ آپ نے فرمایا۔ تو کہو میرا رب اللہ ہے اور پھر اس پر تو مضبوط ہو جا۔ میں نے عرض کہ یا رسول اللہ آپ کو میرے متعلق سب سے زیادہ کس بات کا خوف ہے۔ آپ نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا کہ اس کا (ترمذی)

(۲) حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ نجات کس بات میں ہے۔ آپ نے فرمایا (نامناسب باتوں سے) اپنی زبان کو روک رکھ اور (بے سود ادھر اُدھر پھرنے کی بجائے) چاہیئے کہ تیرا گھر تجھے جگہ دے اور اپنے (سابقہ) گناہوں کو یاد کرکے آنسو بہاؤ۔ (اس سے تمہاری اصلاح ہوگی) (ترمذی)

قادیان ۲۲ر جولائی۔ مکرم ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب انچارج ایکسرے ڈیپارٹمنٹ میو ہسپتال لاہور مع اہل و عیال تشریف لائے اور ۲۴ر جولائی کو واپس تشریف لے گئے دورانِ قیام میں مریض احباب کا معائنہ کرکے آپ نے ڈاکٹری مشورے دیئے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔

قادیان ۲۶ر جولائی۔ مکرم مولوی غلام احمد صاحب فاضل بدوملہوی (پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ) نے جو پرسوں تشریف لائے ہیں آج سے بعد نماز فجر مسجد مبارک میں درس دینا شروع کیا ہے۔

اگرچہ ہم بخوبی جانتے ہیں کہ موجودہ مادی دنیا کا روحانیت کی طرف متوجہ ہونا بہت ہی تعجب انگیز ہے۔ لیکن خدائے ذوالعجائب کے سامنے کچھ مشکل نہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ آج اس نیکی کی توفیق بھی اسی جماعت کو ملی جسے علماءِ زمانہ کی طرف سے غیر مسلم قرار دیئے جانیکا زور لگایا جاتا ہے۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء (محمد حفیظ بقاپوری)

عید الاضحیہ کے موقعہ پر قادیان میں

قربانی کا انتظام

جو دوست پسند کرتے ہیں کہ اُن کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقعہ پر قادیان میں ہی قربانی انتظام کیا جائے۔ اُن کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ کم از کم مبلغ ۲۵/ روپے فی قربانی کے حساب سے رقم بھیج دیں۔ پاکستانی دوست انچارج صاحب دفتر حفاظت مرکز ربوہ کے نام اور ہندوستانی دوست براہ راست قادیان رقوم ارسال فرمائیں۔ تا بروقت انتظام کیا جاسکے۔

(امیر مقامی قادیان)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا جرمنی میں ورود

ایک نامور مستشرق کا قبول اسلام ٭ ہمبرگ کے ٹاؤن ہال میں حضور کی تقریر ٭ مقامی حکومت کے ایک وزیر کی طرف سے خیر مقدم

از مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب مبلغ جرمنی

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۲۵ جون کو شام کے چار بجکر دس منٹ پر سیدہ ام متین، سیدہ مہر آپا، صاحبزادی امۃ الجمیل اور صاحبزادی امۃ المتین، صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب، میر داؤد احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ اور محترمی ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کی معیت میں ہمبرگ کے ہوائی مستقر پر ہوائی جہاز سے اُترے۔ خاکسار کے علاوہ برادرم عبد الکریم صاحب ڈنگر، برادرم عبد المجید صاحب ڈنگر (Damgaard) ایک پاکستانی دوست محمود الٰہی صاحب اور برادرم عبد الکریم صاحب کی اہلیہ محترمہ ہوائی اڈہ کے اندر موجود تھے۔ اور حضور کو ہوائی اڈہ سے اترتے ہی اھلاً و سھلاً و مرحبا کہا۔ اور مسٹر اور مسز ڈنگر نے حضور کی خدمت میں پھول پیش کئے۔ کسٹم وغیرہ سے فارغ ہو کر حضور ۵ بجے ہوٹل میں پہنچے۔ جہاں دیگر احباب جماعت موجود تھے۔ حضور نصف گھنٹہ کے بعد ملاقات کے کمرہ میں تشریف لے آئے۔ پہلے ہمبرگ کے ایک مشہور جرنلسٹ مسٹر [illegible] نے اپنے فوٹو گرافر کے ساتھ حضور کا انٹرویو لیا۔ اور کئی ایک فوٹو لئے اس کے بعد ایک گھنٹہ تک حضور پر نور احباب جماعت سے مشن کے استحکام کے متعلق تبادلہ خیالات فرماتے رہے۔ اور دیگر ضروری امور کے علاوہ ہمبرگ میں مسجد کی تعمیر کے متعلق تفصیلی گفتگو فرمائی اور بعد ازاں شام کے کھانے کے لئے تمام قافلہ کے ساتھ ہمارے غریب خانہ پر تشریف لائے اور محبت اور پیار کے ساتھ بچوں کے ساتھ باتیں فرماتے رہے۔

۲۶ جون بروز اتوار صبح دس بجے حضور اپنے ڈاکٹری معائنہ کے لئے خاکسار کے علاوہ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب اور محترمی ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کے ہمراہ ہمبرگ یونیورسٹی کے پروفیسر Rey... Dr. N. ... کے مکان پر تشریف لے گئے۔ [illegible] نے حضور کا مکمل معائنہ کیا۔ اور حضور کی صحت کی ترقی کی رفتار پر خوشی اور اطمینان کا اظہار کیا۔ پروفیسر مذکور ... نے کچھ آرام فرمایا اور واپس تشریف لاکر حضور نے جرمنی کے ایک بہت بڑے مستشرق ... سے جو Kiel سے آئے ہوئے تھے ملاقات کی۔ اس کے بعد ... ایک احمدی دوست سے نصف گھنٹہ تک گفتگو فرمائی۔ یہ واقعہ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھا جانے کے قابل ہے کہ خدا کے فضل و کرم سے ایسے نامور مستشرق نے اسی روز حضور سے دوسری ملاقات کے دوران میں حضور پر نور کے ہاتھ پر بیعت کی۔ حضور نے بیعت لینے کے بعد فرمایا۔ کہ خدا تعالیٰ غالباً مجھ کو ہمبرگ اس لئے لایا تھا کہ آپ میرے ہاتھ پر اسلام قبول کریں۔ حضور نے ان کا اسلامی نام زبیر تجویز فرمایا۔

... Press ... کا ایک نمائندہ حضور سے ملاقات کے لئے آیا اور بہت سے فوٹو لئے۔ ہمبرگ کے ایک نامور جرمن مستشرق ڈاکٹر ... حضور سے ملاقات کے لئے آئے اور نصف گھنٹہ تک حضور ان سے عربی میں گفتگو فرماتے رہے۔ بعد میں حضور نے ان کی زبان دانی کی تعریف فرمائی۔ ان ملاقاتوں سے فارغ ہوتے ہی حضور نماز کے لئے تشریف لائے۔ لوکل احمدی بھی نماز کے لئے آئے ہوئے تھے۔ حضور نے ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کے بعد سوڈان سے آئے ہوئے احمدی دوست جو پریس فوٹو گرافر ہیں نے کثرت سے فوٹو لئے۔ حضور قریباً ایک گھنٹہ مجلس میں رونق افروز رہے۔ اور لوکل احمدیوں سے مختلف امور کے بارہ میں گفتگو فرماتے رہے۔ حسب ضرورت جرمن میں ترجمہ خاکسار کرتا رہا۔ حضور نے دیگر امور کے علاوہ مسجد کی تعمیر کے بارہ میں پھر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ اور جلد از جلد زمین کے حصول کی تاکید فرمائی۔ شام کے قریب حضور سب کے ساتھ سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ اور ہمبرگ کی بندرگاہ دیکھی۔ بعد ازاں حضور ازراہ ذرہ نوازی شام کے کھانے کے لئے پھر معہ اہل قافلہ ہمارے غریب خانہ پر تشریف لائے۔ اور ہمیں اپنی محبت اور شفقت سے حضور نے نوازا۔

۲۷ جون بروز سوموار پہلے وقت حضور خرید و فروخت کے لئے تشریف لے گئے۔ اور کئی ایک ضروری اشیاء خرید فرمائیں۔ اس کے بعد ہوٹل تشریف لائے اور ... شہر سے آئے ہوئے ایک احمدی دوست مسٹر (KRETZSCHMAR) سے ملاقات ... حضور کی بلند پایہ شخصیت کے پیش نظر ہمبرگ گورنمنٹ نے بھی Keep Kiam ... کا انتظام کیا۔ اور حضور ہمبرگ گورنمنٹ کے نمائندگان کو ملنے کے لئے دس بجکر پینتالیس (۴۵-۱۰) منٹ پر ٹاؤن ہال تشریف لے گئے اور وزیر تعمیر مسٹر ... اور گورنمنٹ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ... نے حضور سے ملاقات کی۔ حضور نے ان سے بیس منٹ تک گفتگو فرمائی۔ اس موقعہ پر ... Press ... کے نمائندہ نے کثرت سے فوٹو لئے۔ ہمبرگ کی دو روزنامہ اخبارات میں ابتک شائع ہو چکے ہیں۔ ان دونوں تصاویر کو حضور نے بہت پسند فرمایا۔ اس ملاقات سے فارغ ہونے کے بعد حضور ہمبرگ کے مشہور سرجن Prof. Dr. Junker سے مشورہ کے لئے تشریف لے گئے۔ پروفیسر مذکور نے ایکسرے فوٹو دیکھنے کے بعد کہا۔ کہ چاقو کی جو نوک اندر رہ گئی ہے۔ اس کو نکالنے کی ضرورت نہیں۔ اس سے حضور پر نور کی تسلی ہو گئی یہ خدا کا خاص فضل ہے۔ کہ دوبارہ اپریشن کی ضرورت ڈاکٹری رائے میں پیش نہیں آئی۔ دوپہر کے کھانے کا انتظام برادرم عبد الکریم صاحب ڈنگر نے کیا۔

لوکل جماعت کی طرف سے حضور کے اعزاز میں دعوت چائے

اسی روز شام کے ساڑھے سات بجے حضور کے اعزاز میں ہمبرگ کی جماعت نے دعوت چائے کا انتظام کیا۔ جس میں احمدی احباب کے علاوہ ہمبرگ کے معززین نے بھی شرکت کی پریس کے نمائندے بھی شامل ہوئے اور انہوں نے فوٹو بھی لئے۔ برادرم عبد الکریم صاحب ڈنگر نے حضور کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ جس کے جواب میں حضور نے کھڑے ہو کر ایک خاص ولولہ اور روحانی کیفیت کے ساتھ نصف گھنٹہ تک تقریباً انگریزی میں فرمائی۔ جس میں احمدی احباب کا شکریہ ادا کرنے کے بعد ربوہ مرکز احمدیت کی تعمیر کی تفاصیل بیان فرمائیں۔ کہ کس طرح ایک بنجر علاقہ جس پر صرف تین Tents ابتداء میں تھے خدا تعالیٰ نے ایک پُر رونق شہر بسا دیا۔ حضور نے فرمایا۔ ابتداء میں اس جگہ پینے کا پانی نام کو نہ تھا۔ اور وہاں کے پانی کو جب معائنہ کے لئے لاہور بھجوایا گیا۔ تو ڈاکٹروں نے کہا کہ پانی انسانوں کے لئے مضر ہے۔ حضور نے فرمایا۔ کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس وقت الہاماً بتایا کہ یہاں میٹھا پینے کا پانی ضرور مہیا ہو گا۔ اور اب وہاں خدائی وعدہ کے مطابق پینے کے پانی کی کمی نہیں۔ اور یہ خدا تعالیٰ کے زندہ ہونے اور احمدیت کی صداقت کا بین نشان ہے اس کے بعد حضور نے فرمایا۔ کہ جرمن قوم کا کیریکٹر بلند ہے اور انہوں نے ہمبرگ شہر کو اتنی جلدی تعمیر کر لیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جرمن قوم اس زندہ روح کے ساتھ ضرور جلد از جلد اسلام کو جو خود اسی روح کو بلند کرنے کے لئے تعلیم دیتا ہے قبول کریگی۔ حضور نے فرمایا کہ میں اس نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) کا پیروکار ہوں جس نے دنیا میں امن اور رواداری کو قائم کرنے کی پوری کوشش کی۔ اور اپنے مخالفین جنہوں نے مسلمانوں کو تہ تیغ کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا کو فاتح ہونے کی حیثیت میں کس طرح معاف کر دیا۔ حضور نے فرمایا کہ اسلام امن رواداری کی تعلیم کا حامل ہے۔ اور اس کی مثال کسی اور مذہب میں نہیں ملتی۔ اسلام قومیت اور رنگ و نسل کی تمیز سے بالا ہے۔ اور دنیا میں عالمگیر برادری اور اخوت کو قائم کرنے کے لئے زریں اصول پیش کرتا ہے۔ حضور کی اس محبت بھری تقریر کا جرمن ترجمہ خاکسار نے بعد میں کیا۔ حاضرین نے خدا کے فضل سے حضور کی تقریر کو بہت پسند کیا۔ ہمبرگ کی ایک روزنامہ اخبار Hamburger Anzeiger نے اپنی اشاعت مورخہ ۲۸ جون میں حضور کی اس تقریر اور ہمبرگ گورنمنٹ کی طرف سے خوش آمدید کا ذکر ایک نہایت اچھے فوٹو کے ساتھ حسب ذیل الفاظ میں کیا ہے۔

"امیر المومنین ٹاؤن ہال میں"

"احمدیہ جماعت کے امام حضرت میرزا محمود احمد صاحب (تصویر میں بائیں طرف) کو کل ٹاؤن ہال میں Minister ... (تصویر میں دائیں طرف) نے خوش آمدید کہا۔ ۶۶ سال کی عمر کے امیر المومنین نے کل جماعت کی طرف سے دی ہوئی دعوت چائے کے موقعہ پر بیان کیا کہ ربوہ کی تعمیر کس طرح ۱۹۵۰ء میں مخالف حالات میں ہوئی۔ ایک بے آب و گیاہ گاؤں سے کس طرح یہ ایک بڑا شہر بنا جس میں اب مختلف کالج اور مشنری کالج تعمیر ہو چکے ہیں اسلام صلح اور امن کا مذہب ہے اور عالمگیر اخوت کو قائم کرنے کے اصول پیش کرتا ہے! لیکن اسلام یورپ کے لئے مناسب حال مذہب ہے۔ اور خاص طور پر جرمنی کیلئے عالمگیر مذہب ہونے کی بناء پر اسلام کا مستقبل جرمن میں نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ اسلامی روح جرمن میں زندہ ہے۔ احمدیہ جماعت جرمن میں مرکز ہمبرگ ہے۔ اور اسکے تبلیغی مشن مختلف ممالک میں موجود ہیں۔۔۔ اب تک خدا کے فضل

کرم سے نہ صرف ہمبرگ بلکہ جرمنی بھر کی بیسیوں اخبارات میں حضور کی آمد کی خبر کم و بیش مندرجہ الفاظ میں شائع ہو چکی ہے۔

"اسلامی خلیفہ بطور مہمان"

"ہمبرگ میں حضرت مرزا محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ تین روز کے لئے بطور مہمان تشریف لائے۔ آپ کا ایک خطاب امیر المومنین بھی ہے۔ ۶۶ سالہ عمر کے خلیفہ ربوہ پاکستان سے آئے ہیں۔ اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے بیٹے بھی ہیں۔ ہمبرگ گورنمنٹ کے ایک وزیر minister Von Ahmann نے انہیں ٹاؤن ہال میں خوش آمدید کہا۔ اکثر اخبارات نے یہ خبر حضور کے فوٹو کے ساتھ شائع کی ہے۔

۲۸ رجون بروز منگل کو بھی حضور نے جماعت کے بعض افراد سے بھی گفتگو فرمائی۔ اور ظہر و عصر کی نمازیں پڑھائیں۔ شام کو سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ اور بعد ازاں کھانے کے لئے از راہ ذرہ نوازی معہ اہل قافلہ ہمارے غریب خانہ پر تشریف لائے۔

حضور ۲۹ رجون بروز بدھ ۱۲ بجے دوپہر کو ہیگ (ہالینڈ) کے لئے ہوائی جہاز پر روانہ ہو گئے۔ خاکسار کے علاوہ برادرم عبدالکریم صاحب ڈنکر اور برادرم سعید Keetmann ہوائی مستقر پر موجود تھے۔ خاکسار نے حضور کو ہوائی جہاز پر اندر جا کر بٹھایا۔ اور سامان رکھوایا اور ہوائی جہاز سے حضور سے رخصت حاصل کر کے اتر آیا۔

حضور پُرنور نے اپنے مختصر عرصہ قیام میں خاکسار اور خاکسار کے اہل و عیال پر جو نوازشات فرمائیں۔ اس سے نہ صرف ہم بلکہ ہماری آئندہ نسلیں بھی عہدہ برآ نہیں ہو سکتیں۔ حضور کی ذرہ نوازیاں عنایات اور حسن سلوک کی یاد ہمارے قلوب سے محو نہیں ہو سکتی۔ میں اپنے مولا کریم کا کس طرح شکریہ ادا کروں۔ جس نے اس عاجز کو زندگی وقف کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور پھر میرے مولا کی یہ عطا ہے کہ اس نے اپنے سلسلہ عالیہ کی خدمات باوجود کمزوریوں اور کوتاہیوں کے ایک مدت تک سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور پھر یہ خدا کا ادر بھی فضل ہے کہ اس کے محبوب مصلح موعود ایدہ اللہ کی روحانی فوج میں شامل ہو کر اسلامی خدمات کو حضور پُرنور کی رائے میں کامیابی سے سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائی۔ حضور پُرنور کی خدمت خاکسار نے مشن کی Guest Book دستخطوں کے لئے پیش کی۔ اس پر حضور نے جو نوٹ درج فرمایا وہ انگریزی میں ہے۔ اس کو من وعن نقل کرتا ہوں۔

"Dear Abdul Latif

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

your success in Germany is wanderful and miraculous you have won the hearts of German peaple and this cauld not be done your efforts it is surely God's work. some converts are wanderfully zealous and pure hearted. may God give you more and more converts and open the hearts of German people for Islam on your hands and help you to erect a fitting masque in Hamburg and make it a centre for German people and specially German muslim Amin! Europe is certainly going to be muslim as is foretold by promised messiah As this prophecy is going to be fulfilled through you, it will be a great blessing for you and your faimly may God bless the German muslim and increase their number to million & million and million until they become majority in Germany

mirza. B. Mehmud Ahmad
28 June 1955

ترجمہ

عزیزم عبداللطیف

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جرمنی میں تمہاری کامیابی حیرت انگیز ہے اور معجزانہ رنگ رکھتی ہے۔ تم نے جرمنی کے رہنے والوں کے دلوں کو فتح کیا ہے۔ اور یہ کام صرف تمہاری کوششوں سے نہیں ہو سکتا تھا۔ یہ یقینی طور پر خدا کا کام ہے بعض نومسلم نہایت جوشیلے اور مخلص ہیں۔ خدا تعالیٰ تمہیں زیادہ سے زیادہ نومسلم عطا فرمائے۔ اور تمہارے ذریعہ جرمنی کے لوگوں کے دل اسلام کے لئے کھول دے۔ اور خدا تعالیٰ تمہیں ہمبرگ میں ایک موزوں مسجد تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اس کو جرمنی کے تمام لوگوں کے لئے اور خاص طور پر یہاں کے نومسلموں کیلئے ایک مرکز بنائے۔ آمین

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق یورپ یقینی طور پر اسلام کی طرف رجوع کر رہا ہے۔ چونکہ یہ پیشگوئی تمہارے ذریعہ سے پوری ہو رہی ہے۔ اس لئے یہ تمہارے لئے اور تمہارے خاندان کے لئے بہت بڑی برکت کا موجب ہو گی۔ خدا تعالیٰ جرمنی کے نومسلموں کو اپنی برکات میں سے حصہ عطا فرمائے۔ اور ان کو لاکھوں لاکھ کی تعداد میں بڑھاتا چلا جائے۔ یہاں تک کہ جرمنی میں ان کی اکثریت ہو جائے۔ آمین۔

(دستخط) مرزا بشیر الدین محمود احمد
۲۸ رجون ۱۹۵۵ء

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے حضور پُرنور کی ہدایات کے مطابق اسلام کی خدمات سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور وہ بادی تعالیٰ خاکسار کو ان الفاظ کا حامل حقیقی رنگ میں بنا دے۔ جن کا حضور نے از راہ ذرہ نوازی میری کمزوریوں اور کوتاہیوں کو نظر انداز فرماتے ہوئے از راہ تلطف اظہار فرمایا ہے۔ اللھم آمین۔

(چوہدری) عبداللطیف واقف زندگی
انچارج مشن جرمنی

عالمی اخوت کی اسمبلی میں ظفراللہ خاں کی تقریر

برسلز ۱۶ رجولائی۔ عالمی عدالت کے جج اور پاکستان کے سابق وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے کہا ہے کہ دنیا کے امن ترقی اور خوشحالی کے لئے عالمی تعاون کی اشد ضرورت ہے۔ اگر یہ عالمی تعاون میسر نہ آیا تو اس کا نتیجہ دنیا کے لئے مہلک ثابت ہو گا۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے کل عالمی اخوت کی اسمبلی کے سالانہ اجلاس میں تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں اس امر پر زور دیا کہ دنیا کی اقتصادی۔ فنی۔ معاشرتی اور سیاسی بہبودی کے لئے ضروری ہے کہ تمام اقوام عالم میں باہمی تعاون اور ہمدردی کا جذبہ ترقی کرے۔ آپ نے فرمایا سائنس کی ترقی اور دیگر بدلے ہوئے حالات نے دنیا کی تمام اقوام کو باہم مربوط کر دیا ہے۔ کسی قوم کے لئے الگ تھلگ رہنا یا عالمی حالات سے متاثر نہ ہونا ناممکن ہے۔ ان حالات میں دنیا کی ترقی۔ امن اور خوشحالی کے لئے کسی ایک یا چند ایک اقوام کی سعی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اس سلسلے میں تعاون اور ہمدردی کا ایک عالمی جذبہ پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر یہ جذبہ پیدا نہ ہوا۔ اور طاقت کے ذریعہ اپنی بات منوانے کی کوشش کی گئی۔ تو اس کا نتیجہ پوری دنیا کے لئے حد درجہ خطرناک اور مہلک ثابت ہو گا

آپ نے ۱۹ رجولائی کو ایک اور تقریر میں بتایا کہ اسلام ہی دنیا کی اقتصادی مشکلات کو پوری طرح حل کر سکتا ہے۔

آپ نے عالمی اخوت کے کمیشن کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ اسلام دنیا میں لکھ پتی پیدا نہیں کرنا چاہتا۔ بلکہ وہ دنیا کی زیادہ سے زیادہ آبادی کو خوشحال دیکھنا چاہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے چند ہاتھوں میں دولت جمع ہونے پر ایسی پابندیاں عائد کر دی ہیں۔ جن کی وجہ سے سرمایہ داری کبھی پنپ ہی نہیں سکتی۔ دوسری طرف کمیونزم سے پیدا شدہ خرابیوں کا بھی اسلام نے استیصال کیا ہے۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ گذشتہ دس برس میں دنیا کے پچاس کروڑ انسان آزاد ہوئے ہیں۔ ان میں مسلمانوں کی تعداد کم و بیش بیس کروڑ ہے۔ اگر یہ مسلمان اسلام کے اقتصادی نظام پر عمل پیرا ہونے کا عہد کریں۔ تو دنیا اسلامی نظام کی افادیت کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر سکتی ہے۔

(الفضل ۲۰/۷/۵۵)

اشتراکی انقلاب کا طریق کار

اور

جماعت اسلامی

(از قلم جناب مسعود احمد خان صاحب دہلوی بی۔اے)

حال ہی میں جماعت اسلامی کے اصول و تعلیم اور اس کے سربراہوں کے کردار کا حقیقی جائزہ دیتے ہوئے معاصر نوائے وقت لاہور مجریہ ۱۵ر جولائی میں لکھا گیا کہ

مولانا (مودودی صاحب) کی تحریک سرگز ایک اسلامی اور دینی تحریک نہیں وہ حسن بن صباح کی طرح سیاسی ٹھگ رہ گئے ہیں اور انکا مقصد دین کی سربلندی کی بجائے سیاسی اقتدار کا حصول ہے"۔ چنانچہ اسی قسم کے ایک اور نظریہ کے متعلق فاضل مضمون نگار نے بدلائل روشنی ڈالی ہے جسے ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

جماعت اسلامی حصولِ اقتدار کے جن طریقوں کو اختیار کرنا جائز سمجھتی ہے ان کو اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ بلکہ وہ ہو بہو کمیونسٹ طریقوں کا چربہ معلوم ہوتے ہیں۔ امیر جماعت اسلامی جناب سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی کا سب سے بڑا کارنامہ یہی ہے کہ انہوں نے حصول اقتدار کے کمیونسٹ طریقوں کو زود اثر پاکر بزعم خود انہیں اسلام کا نام دیدیا ہے۔ اس طرح وہ اپنے آپ کو بظاہر تو اسلام کا علمبردار کرتے ہیں۔ لیکن حصولِ اقتدار کے انہیں طریقوں کی تلقین کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ جو کمیونزم کا طرۂ امتیاز ہیں۔

مثال کے طور پر ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ کمیونزم کے ماننے والے معاشی تفریق کے خلاف آواز اٹھانے یا اس کے لئے آئینی جد و جہد کرنیکے قائل نہیں ہیں بلکہ وہ غریبوں کو امراء کے خلاف اشتعال دلاکر انہیں بغاوت پر اکساتے ہیں اور تشدد کے ذریعہ اقتدار پر قبضہ کرنے کو اپنی انقلابی جد و جہد کا نقطۂ آغاز تصور کرتے ہیں چنانچہ روس کا مشہور ڈکٹیٹر مارشل سٹالن اپنے ایک مضمون Anarchism & Socialism میں لکھتا ہے:۔

"The Socialist dictatorship of the proletariat the Seizure of political power by the proletariat - this is what the Socialist revolution must begin with" (Stalin's Kampf. Page 45)

یعنی پرولتاریہ کی سماجی آمریت اور سیاسی اقتدار پر بالجبر قبضہ ـــــ وہ اولین قدم ہے جس سے اشتراکی انقلاب کا آغاز ہونا چاہیئے۔

ظاہر ہے اس میں کسی قسم کی آئینی جد و جہد کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ صاف اور واضح الفاظ میں آغاز کلر ہی بغاوت کے ذریعہ حکومت پر زبردستی قبضہ کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ مودودی صاحب بھی اسلامی جہاد کو جس کی حیثیت اللہ تعالے نے قرآن مجید میں یکسر دفاعی قرار دی ہے۔ اپنی نوعیت کے اعتبار سے جارحانہ ثابت کرنے کے بعد بعینہٖ یہی تلقین کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ وہ "صالح" بندوں کو خدا، رسول اور اسلام کے نام پر مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"خلق خدا کی اصلاح کے لئے اٹھو حکومت کے غلط اصول کو صحیح اصول سے بدلنے کی کوشش کرو۔ ناخدا ترس اور شتر بے مہار قسم کے لوگوں سے قانون سازی اور فرمانروائی کا اقتدار چھین لو"۔ (خطبات ص۲۰۳)

کیا ہو سکتا ہے کہ قانون سازی اور فرمانروائی کا اقتدار "شتر بے مہار" قسم کے لوگوں سے آئینی طریقوں سے بھی چھینا جا سکتا ہے۔ اور یہ کوئی عجب ہے کہ مودودی صاحب کے ذہن میں بھی صرف آئینی جد و جہد ہی ہو لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ وہ اس قسم کی خوش فہمی کے لئے کوئی گنجائش نہیں چھوڑتے۔ چنانچہ اسی مضمون میں آگے چل کر یہ بھی بتاتے ہیں۔ کہ "صالح" بندے یہ اقتدار کس طرح چھینیں وہ لکھتے ہیں:۔

"اب تم روئے زمین پر خدا کے سب سے زیادہ صالح بندے ہو لہٰذا آگے بڑھو، لڑکر خدا کے باغیوں کو حکومت سے بے دخل کر دو۔ اور خلافت کے اختیارات اپنے ہاتھ میں لے لو"۔ (خطبات ص۲۰۵)

اس سے ظاہر ہے کہ سٹالن جس طرح اشتراکی انقلاب کے لئے یہ ضروری خیال کرتا ہے کہ موقعہ ملتے ہی سیاسی اقتدار پر بالجبر قبضہ کر لیا جائے۔ اسی طرح مودودی صاحب کے نزدیک بھی نعوذ باللہ "اسلامی انقلاب" برپا کرنے کے لئے یہ ناگزیر ہے۔ کہ خواہ مخواہ جنگ کر کے "صاحبانِ اقتدار" سے قانون سازی اور فرمانروائی کا اقتدار چھین لیا جائے۔ اس بارے میں مودودی صاحب ملکی اور غیر ملکی یا قومی اور اجنبی کی تفریق بھی روا رکھنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ کیونکہ ان کے اپنے نظریات کے مطابق اگر کوئی حکمران یا صاحبِ اقتدار طبقہ اسلام پر پوری طرح عامل نہیں ہے تو وہ بھی غیر ملکی حکمرانوں کی طرح فرمانروائی کا حق نہیں رکھتا اور اس قابل ہے کہ خدا کے سب سے زیادہ صالح بندے" لڑکر اسے حکمرانی کے حق سے بے دخل کر دیں۔ چنانچہ مودودی صاحب فرماتے ہیں:۔

"حقیقت یہ ہے کہ اسلام حکومت کے معاملے میں "قومی" اور "اجنبی" کی کوئی تمیز نہیں کرتا بلکہ "عدل" اور "ظلم" کو وجہ امتیاز قرار دیتا ہے اگر ایک ملک کی حکومت خود اس کے اپنے باشندوں کے ہاتھ میں ہو لیکن اس کے حکمران بدکردار ظالم، نفس پرست اور ناخدا ترس ہوں تو اسلام کی نگاہ میں وہ اسی قدر نفرت کے قابل ہیں جس طرح ایک اجنبی حکومت کے ایسے ہی بدکردار عمال ہو سکتے ہیں"۔

(الجہاد فی الاسلام ص۱۱۴)

آئیے اب اس سوال پر غور کریں کہ مارشل سٹالن اور جناب سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی اپنی اپنی جگہ اشتراکی انقلاب اور نام نہاد اسلامی انقلاب کے لئے آغاز کے طور پر حکومت پر بالجبر قبضہ کو کیوں ضروری سمجھتے ہیں؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ دونوں اس بات کے قائل ہیں کہ کسی مسلک کی محض زبانی تلقین دنیا میں کوئی انقلاب برپا نہیں کر سکتی زبانی وعظ و نصیحت اور پراپیگنڈا و تبلیغ کا انسانی ذہن پر کوئی اثر مترتب نہیں ہوتا اور اگر ہوتا بھی ہے تو محض چند ایک اشخاص پر اور اس کی حیثیت بھی بسا اوقات عارضی ہوتی ہے۔ اسی لئے ان دونوں کے نزدیک یہ نہایت ضروری ہے کہ تلوار ہاتھ میں لے کر پہلے حکومت پر قبضہ جمایا جائے اس کے بعد لوگ خود بخود اس مسلک کو قبول کر لیں گے جس مسلک کو پھیلا کر انہیں بام ترقی پر پہنچانا مقصود ہو۔ چنانچہ سٹالن خود لینن کے حوالے سے لکھتا ہے:۔

"First seize power create favourable conditions for the development of the prolitariat and then advance with seven league strides to raise the cultural level of the working masses and form numerous cadres of leaders and administrators recruited from among the workers (Leninism Page 22-24)

یعنی پہلے اقتدار پر بالجبر قبضہ کر کے ایسے حالات پیدا کرو جن میں پرولتاریہ کو ترتیب دے کر انہیں ترقی کی راہ پر گامزن کیا جا سکے اس کے بعد تم مزدور عوام کی سماجی اور ثقافتی حالت کو بہتر بنانے کے سلسلے میں برق رفتاری سے کام کر سکو گے اور مزدوروں ہی میں سے مختلف اہلیت کے لیڈر اور نظم و نسق چلانے والے افسر میسر آ سکیں گے"۔

خالصتہً "بے دین" اشتراکی انقلاب کے نام پر سٹالن نے جو بات کہی تھی اور جسے ہم نے اوپر نقل کیا ہے۔ مودودی صاحب بھی اس مخصوص انقلاب کی خاطر جو ان کے مدنظر ہے بعینہٖ یہی کہتے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ وہ جو کچھ کہتے ہیں بظاہر خالص دینی انقلاب کے نام پر کہتے ہیں اور ایسے دینی انقلاب پر کہتے ہیں۔ جو فی الاصل سراسر صلح و آشتی اور امن و امان سے عبارت ہے۔ وہ لکھتے ہیں:۔

"اصلاحِ خلق کی کوئی سکیم بھی حکومت کے اختیارات پر قبضہ کئے بغیر نہیں چل سکتی۔ جو کوئی حقیقت میں خدا کی زمین سے فتنہ و فساد مٹانا چاہتا ہو۔ اور واقعی یہ چاہتا ہو کہ خلقِ خدا کی اصلاح ہو تو اس کے لئے محض واعظ اور ناصح بن کر کام کرنا فضول ہے۔ اسے اٹھنا چاہیئے۔ اور غلط اصولوں کی حکومت کا خاتمہ کر کے غلط کار لوگوں کے ہاتھ سے اقتدار چھین کر صحیح اصول اور صحیح طریقے کی حکومت قائم کرنی چاہیئے۔ (خطبات ص۲۰۱)

روس کے مشہور کمیونسٹ ڈکٹیٹر مارشل سٹالن آنجہانی اور امیر جماعت اسلامی جناب سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی کی تصانیف سے ہم نے جو حوالہ جات نمونۃً اوپر نقل کئے ہیں۔ اگر انہیں ایک ساتھ رکھ کر پڑھا جائے تو دونوں طریق کار کے اعتبار سے ایک دوسرے کی ترجمانی کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں اور لطف یہ ہے کہ ان میں سے اول الذکر بالبداہت ایک لادینی تحریک کا قائد ہے۔ جس کے نزدیک حصول اقتدار کی خواہش کو پورا دہاتی ملک یہاں

ایک مکالمہ

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ رانچی

۳۰ر جون کو رانچی میں مولانا آزاد سبحانی صاحب تشریف لائے۔ ان کے اعزاز میں اسلامیان رانچی کی طرف سے ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ دوسرے دن جناب وکیل عباس صاحب میرے پاس آئے اور کہا کہ مولانا آزاد سبحانی صاحب آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ بہتر ہو کہ آپ ان سے ملاقات کریں چنانچہ میں شام کے ۵ بجے ان سے ملنے گیا۔ اس وقت ان کے پاس چند صوفی صورت بزرگ بیٹھے تھے۔ مگر انہوں نے بہت جلد ان لوگوں سے قطع سلام کر کے مجھے مخاطب کیا اور سلسلہ کے حالات پوچھے۔ اور درمیان میں یہ فرماتے گئے کہ مجھے آپ لوگوں سے بڑی ہمدردی ہے۔ مگر افسوس کہ ان مولویوں کی سمجھ پر پتھر پڑ گیا ہے۔ انہوں نے ان صوفی نما بزرگوں کے سامنے یہ بات کہی۔ جب میں نماز مغرب کے لئے آنے لگا تو فرمایا کہ پھر آئیے مجھے ابھی آپ سے بہت سی ضروری باتیں کرنی ہیں۔ میں بعد مغرب گیا۔ تو اس وقت بہت سے اکابر شہر دکلا۔ ڈاکٹر وغیرہ بیٹھے تھے۔ ان لوگوں کے سامنے ہم دونوں میں کچھ سوال و جواب ہوا۔ جسے میں نے قلمبند کر کے ان سے دستخط کرا لیا۔ جو یہ ہے۔ مولانا موصوف مسلم زعما میں سے ایک ہیں۔

آزاد سبحانی۔ ہندوستان میں ارتداد کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ کیا آپ لوگوں نے اس کے انسداد کے لئے کوئی قدم اٹھایا ہے؟

سمیع اللہ۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے ہر جگہ اپنے مبلغ مقرر کر رکھے ہیں۔ جو ہر وقت ایسے خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ اور اگر عام مسلمان بھی کہیں ایسا خطرہ محسوس کر کے ان کو مدد کے لئے بلائیں تو وہ ہر وقت حاضر ہیں۔

آزاد سبحانی۔ اچھا آپ لوگوں کے ساتھ مسلمانوں کے رویہ میں کوئی تبدیلی آئی یا نہیں؟

سمیع اللہ۔ مجھے اس کا افسوس ہے کہ اکابر مسلمان کبھی ہمارے ساتھ تعاون نہیں کرتے۔ اور ہمارے ساتھ قرآن شریف کی اس آیت پر بھی عمل کرنے سے بخل کرتے ہیں۔ قل یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم ان لا نعبد الا اللہ

اس جگہ بعض اکابر شہر مثلاً خان بہادر حبیب الرحمان صاحب اور وکیل عباس صاحب نے فرمایا کہ ہم تو تعاون کو تیار ہیں مگر پھر مولوی ہمیں نہیں بخشیں گے۔

آزاد سبحانی۔ آپ لوگ اپنی شرطوں میں کچھ نرمی کر دیجئے۔

سمیع اللہ۔ ہم لوگ تو خالصتاً لوجہ اللہ اس میدان میں نکلے ہیں۔ کوئی مشروط خدمت کرتے ہی نہیں۔ پھر نرمی کا کیا سوال؟

آزاد سبحانی۔ میرا مطلب یہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب کی نبوت کے متعلق عام مسلمانوں سے کچھ مصالحت کر لیجئے۔

سمیع اللہ۔ کوئی با اصول۔ صدق شعار اور عزت مند جماعت اپنا عقیدہ قربان کر کے کسی سے مصالحت نہیں کیا کرتی۔ البتہ ہم اپنے اس عقیدہ پر قائم رہتے ہوئے مسلمانوں کے ساتھ تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور اگر وہ بھی چاہیں۔ تو ایسا ہی کر سکتے ہیں۔

آزاد سبحانی۔ آخر آپ لوگوں کو حضرت مرزا صاحب کی نبوت پر اصرار کیوں ہے؟

سمیع اللہ۔ محترم ہمیں اصرار صرف اس امر پر ہے کہ حضرت مرزا صاحب کو ایک راستباز اور صادق القول انسان مانا جائے۔

آزاد سبحانی۔ پھر تو ہمیں ان کی ساری باتیں ماننی پڑیں گی۔ اور ان کے سارے دعاوی من جانب اللہ تسلیم کرنے پڑیں گے۔

سمیع اللہ۔ تو پھر آپ ہی فرمایئے کہ اگر ہم ایک آدمی کو راستباز بھی نہ مان سکیں تو ان کے دینی و دنیوی معاملات پر ہم کیسے اعتماد کر سکتے ہیں۔

آزاد سبحانی۔ آپ یہ تو درست کہتے ہیں۔ اور یہ بھی درست ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے نبی اللہ ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ مگر یہ یاد رکھیئے کہ آپ لوگوں کو جب تک مرزا صاحب کی نبوت پر اصرار ہے۔ پبلک کا رجحان آپ کی طرف نہ ہوگا۔

سمیع اللہ۔ مگر قانون قدرت یہ بتاتا ہے کہ جو باتیں نبی کے زمانہ میں اشتعال انگیز ہوتی ہیں کچھ دنوں کے بعد قومیں غیر محسوس طور پر انہیں خود قبول کر لیتی ہیں۔ حضرت مرزا صاحب کے زمانہ میں وفات مسیح کا مسئلہ کیسا اشتعال انگیز تھا۔ مگر اب ہزاروں اہل علم اس مسئلہ کو تسلیم کرتے ہیں۔ اور انشاء اللہ اسی طرح مسئلہ نبوت کو بھی ماننے کے لئے قوم کا مزاج تیار ہو جائے گا۔

آزاد سبحانی۔ یہ تو میں بھی جانتا ہوں کہ نبوت غیر تشریعی جس کا حضرت مرزا صاحب کو دعویٰ تھا۔ قیامت تک جاری رہے گی۔ محی الدین ابن عربی نے بھی یہی کہا ہے مگر عوام یہ نہیں مانیں گے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی جب یہ کہا کہ مجھ میں کمالات نبوت پائے جاتے ہیں۔ تو لوگوں نے بڑی مخالفت کی۔

سمیع اللہ۔ مگر آپ یہ یقین فرمائیں کہ ہم لوگوں کی زندگی تنظیم اور جوش عمل حضرت مرزا صاحب کے فیضِ نبوت ہی سے قائم ہے اگر آج ہم حضرت مرزا صاحب کے دعویٰ نبوت سے انکار کر دیں۔ اور آپ کو محض مجدد یا محدث تسلیم کریں تو لاہوریوں کی طرح ہم ختم ہو جائیں گے۔

آزاد سبحانی۔ (ہنستے ہوئے ارسے بھئی۔ میں یہ تو خوب اچھی طرح سمجھتا ہوں۔ میں یہ جانتا ہوں کہ جس دن آپ لوگ حضرت مرزا صاحب کی نبوت سے انکار کریں گے یا اس عقیدہ کو چھپائیں گے۔ اس دن آپ پر بھی موت آ جائے گی۔ اور پھر آپ کو کوئی پچاس فی صدی اور چھتر فی صدی بھی نمبر نہیں دے گا۔ اسی لئے تو میں اس پر زور نہیں دیتا۔

سمیع اللہ۔ جب آپ خود اس بات کو محسوس کرتے ہیں۔ تو پھر آپ کو چاہیئے کہ عوام کو ہمارے ساتھ تعاون پر آمادہ کریں۔

آزاد سبحانی۔ انشاء اللہ میں اس کی کوشش کروں گا۔ مگر میں یہ کہتا ہوں کہ آپ لوگ بہائیوں کا مقابلہ کیجئے یہ فتنہ یو۔ پی میں پھیل رہا ہے۔ ابھی لکھنؤ میں پی۔ ایچ۔ ڈی کا ایک مسلمان طالب علم بہائی ہو گیا ہے۔ ان کا مقابلہ آپ لوگ ہی کر سکتے ہیں۔ اور مسلمانوں سے کیا کہوں کہ ان میں ہمت ہے نہ فہم نہ عقل۔

اتنا سا مکالمہ قلم بند کر کے میں نے مولانا صاحب موصوف سے دستخط کرا لیا ہے۔ اس کے بعد ہندوؤں میں تبلیغ کا ذکر آیا۔

آزاد سبحانی۔ اچھا یہ بتایئے کہ ہندو مسلم کشیدگی کیسے دور ہو سکتی ہے

سمیع اللہ۔ ہمارے پاس اس کے تین نسخے ہیں پہلا نسخہ حضرت مرزا صاحب کے لیکچر سیالکوٹ میں بیان کیا گیا ہے۔ جس میں آپ نے مثیل کرشن ہونے کا دعویٰ فرمایا ہے اور دوسرا نسخہ آپ نے خود گئو رکشا کی ایک معقول تجویز پیش کی ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے ہندو اوتاروں اور وید و گیتا کے متعلق واضح فیصلہ فرمایا ہے کہ یہ برحق اور منجانب اللہ تھیں۔ اور تیسرا نسخہ ہمارے موجودہ امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ کا جاری کردہ جلسہ سیرت پیشوایان مذاہب ہے۔ اس سٹیج پر کھڑے ہو کر جس طرح ہم غیر مسلموں کو اسلام کی دعوت دے سکتے ہیں۔ اور ان سے اپنے تعلقات خوشگوار بنا سکتے ہیں اس کی مثال نہیں مل سکتی۔

آزاد سبحانی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہندوؤں پر آپ لوگوں کی تبلیغ کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ اور یہ قادیانی خصوصیات میں سے ہے۔

سمیع اللہ۔ کیا آپ کے نزدیک ہم لوگوں کا یہ طریقہ درست ہے۔

آزاد سبحانی۔ بہت درست۔ اور انہیں باتوں کی بنا پر میں اکثر یہ کہا کرتا ہوں کہ حضرت مرزا صاحب بہت دانا اور دور اندیش بزرگ تھے۔ وحی الہام تو ان کا اور خدا کا معاملہ ہے۔ کم از کم وہ اس نقطۂ نظر سے بھی بڑے فہیم و زیرک معلوم ہوتے ہیں۔

سمیع اللہ۔ کیا کرشن و گیتا و وید وغیرہ کے معاملہ میں آپ بھی حضرت مرزا صاحب کے ہم خیال ہیں۔

آزاد سبحانی۔ میں خود کرشن اور رام و لچھمن کے بارے میں صاحب تجربہ ہوں۔ میں نے عالم کشف میں ان بزرگوں سے ملاقات کی ہے۔ ان کی نبوت کا حال تو مجھ پر روشن نہ ہو سکا۔ مگر وہ اولیاء اللہ میں سے ضرور تھے۔ اور میں نے مناقب رزاقیہ میں ملا نظام الدین صاحب کے تین واقعات بھی پڑھے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اوتار واقعی بزرگ تھے۔

پہلا واقعہ تو یہ ہے کہ ملا نظام الدین ایک مرتبہ گھوڑے پر سوار ایک میدان کی طرف نکلے۔ بھوک پیاس نے بہت ستایا تو ایک جگہ اتر پڑے دیکھا کیا دیکھتے ہیں کہ دو لڑکے گرم گرم حلوا اور ٹھنڈا پانی لئے کھڑے ہیں۔ انہوں نے پوچھا کہ تم یہاں کیسے آئے ہو یہاں تو کوئی آبادی نہیں۔ پھر یہ گرم حلوا اور ٹھنڈا پانی۔ دو لڑکے۔ ہم دونوں رام اور لچھمن ہیں۔ آپ اس وقت ہمارے علاقہ میں آئے ہیں اور ہمارے مہمان ہیں اسلئے حاضر ہوئے ہیں۔

دوسرا واقعہ رادھا کرشن کا ہے۔ کہ رادھا اور کرشن نے ایک بزرگ کے مزار کے پاس ملاقات ہوئی اور ان سے کہا کہ اپنے مرشد کو میرا سلام پہنچا دو۔

تیسرا واقعہ برشن لیلا کا ہے۔ یہ بزرگ ہمیشہ برشن میں شرکت کیا کرتے تھے۔ آخر ایک مرتبہ ہندوؤں کو کرشن کا درشن کرا دیا۔

سمیع اللہ۔ یہ کتاب کہاں ملے گی۔

آزاد سبحانی۔ بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اب فرنگی محل کے مولویوں نے مناقب رزاقیہ سے یہ تینوں واقعات خارج کر دیئے ہیں۔ طبع اول میں یہ تینوں واقعات تھے۔ اور

بجٹ کا کیا مطلب ہے؟

بجٹ کا مطلب یہ ہے۔ کہ احباب جماعت ہر سال اپنی سالانہ آمدنیوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے سلسلہ کی طرف سے مقررکردہ شرح کے مطابق دورانِ سال میں اشاعتِ اسلام اور سلسلہ کی دیگر ضروریات کو پورا کرنے کے لئے شرح صدر کے ساتھ برضا و رغبت خود ایک معین رقم ادا کرنے کا وعدہ کرتے ہیں۔ اور صدر انجمن احمدیہ کو اختیار دیتے ہیں۔ کہ ہمارے اس وعدہ کے مطابق سلسلہ کے اخراجات کو چلانے کے لئے اپنا اندازہ اخراجات تیار کرے۔ چنانچہ صدر انجمن احمدیہ ان وعدوں کو اپنی متوقع اور یقینی آمد سمجھ کر اس کے مطابق اپنے سال بھر کے اخراجات کا اندازہ تیار کرلیتی ہے۔ اور جب یہ اندازہ آمد و خرچ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی منظوری کا شرف حاصل کرلیتا ہے۔ تو اس کے بعد صدر انجمن احمدیہ مجبور ہو جاتی ہے کہ اس کے مطابق اپنے اخراجات کو بہرحال پورا کرے۔ خواہ احباب جماعت کے موعودہ وعدوں کے مطابق آمد ہو یا نہ ہو۔ اور خواہ اس کے لئے انجمن کو قرض ہی کیوں نہ لینا پڑے۔

پس اگر احبابِ جماعت

اپنے وعدوں کو پورا نہیں کرتے تو وہ علاوہ وعدہ خلافی کے سلسلہ کی ترقی اور دیگر ضروری پروگرام میں رکاوٹ کا موجب بنتے ہیں۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ انجمن احباب جماعت کے وعدوں کے ایفا کی انتظار میں قرض لینے پر مجبور ہو جاتی ہے۔ جو اسے اگلے سال کے بجٹ سے بہرحال ادا کرنا پڑتا ہے۔ اور اگلے سال پھر قرض ہو جاتا ہے۔ جو اسے اس سے اگلے سال بے باق کرنا پڑتا ہے۔ اور اس چکر میں پڑکر یہ حقیقت ہے کہ باوجود انتہائی کفایت شعاری کے صدر انجمن احمدیہ کوئی ایسا ٹھوس تعمیری کام (جس پر جماعتی زندگی اور ترقی کا دار و مدار ہو) نہیں کرپاتی

جس کی تمام تر ذمہ داری

اُن چند احمدی احباب پر براہ راست عائد ہوتی ہے۔ جنہوں نے وعدہ تو کیا۔ مگر اُسے پورا نہ کیا۔ یاد رکھیں! یہ سلسلہ خدا تعالےٰ کا قائم کردہ ہے۔ اگر آپ لوگ اس کی اشاعت اور ترقی میں حصہ نہ لیں گے۔ تو خدا تعالےٰ غیب سے اس کی ترقی کے سامان پیدا کرے گا۔ پس خوش قسمت ہے وہ شخص کہ جو اپنے مال کا ایک حصہ خدمت دین کے لئے خرچ کرتا ہے اس کے مال میں دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ کے ارادہ سے آتا ہے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔ کہ

> یاد رکھو! بجٹ کا پورا کرنا مجھ پر یا سلسلہ پر یا خدا تعالےٰ پر احسان نہیں۔ جو شخص خدا تعالےٰ کے دین کی خدمت کے لئے کچھ دیتا ہے۔ وہ خدا تعالےٰ سے سودا کرتا ہے اور اس سودے کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے وہ خدا تعالےٰ کے نزدیک جواب دہ ہے۔ اور جس قدر کمی رہ جاتی ہے۔ وہ اُس کے نام بقایا ہے۔ اگر وہ اس دنیا میں ادا نہیں کرتا۔ تو جب خدا تعالےٰ کے سامنے پیش ہوگا خدا تعالےٰ فرمائیگا کہ جاؤ جہنم میں بقایا ادا کرکے آؤ۔
>
> نیز فرمایا۔ کہ میں تم سے اپنے لئے روپیہ نہیں مانگتا۔۔۔ میں تم سے خدا تعالےٰ کے لئے اور اُس کے دین کی اشاعت اور ترقی کے لئے چندہ مانگتا ہوں۔ اگر تم چندہ میں حصہ نہ لوگے۔ تو خدا تعالےٰ خود اس کی ترقی کے سامان پیدا کردے گا۔ لیکن مجھے ڈر ہے کہ تم چندہ میں حصہ نہ لے کر گنہگار نہ ہو۔"

اور مبارک ہے وہ احمدی۔ کہ جس کی مالی قربانیاں احمدیت کی ترقی اور کامل غلبہ کے موعود دن کو قریب سے قریب تر لانے میں ممد و معاون بن رہی ہیں۔ اور ایسے ہی لوگ یقیناً خدا تعالےٰ کے حضور مقبول ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کے ساتھ ہو۔ فقط والسلام

خاکسار ناظر بیت المال قادیان

رسالہ "اچھی مائیں" کا امتحان

بجائے ۱۵ر اگست کے ۱۴ر اگست کو ہوگا

چونکہ ۱۵ر اگست کو بھارت میں یوم آزادی منایا جائے گا۔ اس مبارک تقریب میں جماعت احمدیہ کی شرکت ضروری ہے اس لئے بجائے ۱۵ر اگست کے ۱۴ر اگست بروز اتوار تاریخ امتحان مقرر کی جاتی ہے۔ بہت سی جماعتوں نے امتحان دینے والوں کے اسماء ہنوز نہیں ارسال کئے ہیں ان کے لئے یہ موقعہ ہے کہ جلد امتحان دینے والوں کے اسماء ارسال کرکے نظارت ہذا کو ممنون فرمائیں۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

مندرجہ ذیل احباب کا چندہ اخبار بدر ماہ اگست ۱۹۵۵ء میں ختم ہو رہا ہے

اخبار کا سالانہ چندہ چھ روپے ہے جو بہرحال پیشگی آنا چاہیئے جن دوستوں کا چندہ بروقت وصول نہیں ہوتا ان کا اخبار بند کر دیا جاتا ہے۔

(۱) ع ۱۰۳۰ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ہجو پورہ ۲۸ر اگست ۵۵ء۔ (۲) ع ۱۰۸۱ مکرم حاجی عبد القدوس صاحب شاہجہانپور ۷ر اگست ۵۵ء (۳) ع ۱۱۱۷ مکرم ظہور حسن صاحب دانی لسبنہ ۱۴ر اگست ۵۵ء۔ (۴) ع ۱۱۹۰ مکرم سید منظور احمد صاحب ۷ر اگست ۵۵ء (۵) ع ۱۱۶۱ مکرم شیر علی صاحب مانکا گوڑا ۷ر اگست ۵۵ء (۶) ع ۱۲۷۷ مکرم ایس۔ اے۔ صالح صاحب کٹک ۲۸ر اگست ۵۵ء۔ (۷) ع ۱۱۱۴ مکرم بھائی محمود احمد صاحب مکہ ع ۱۲ سرگودھا۔ (۸) ع ۱۲۶۱ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب مختیار کا ر کنو آباد نواب شاہ سندھ ۲۸ر اگست ۵۵ء (۹) ع ۱۲۵۲ مکرم اے متین صاحب جی۔ ٹی کلکتہ ۲۸ر اگست ۵۵ء (۱۰) ع ۱۰۹۹ مکرم قاضی حکیم الدین صاحب علی پور کھیڑہ ۲۸ر اگست ۵۵ء (۱۱) ع ۱۱۷۸ مکرم مولوی نورالدین صاحب چارکوٹ کشمیر ۱۴ر اگست ۵۵ء (۱۲) ع ۱۱۷۷ مکرم چوہدری سردار خاں صاحب حیلنکی ۱۴ر اگست ۵۵ء (۱۳) ع ۱۲۸۹ مکرم داد ابھائی صاحب ہیلی (بمبئی) ۲۸ر اگست ۵۵ء (۱۴) ع ۱۳۵۶ مکرم سید مصطفٰے صاحب چشتی جدید مے بلے حیدرآباد دکن ۲۸ر اگست ۵۵ء (۱۵) ع ۱۳۵۷ مکرم مولوی محمد عثمان صاحب فاضل دبیرہ پورہ حیدرآباد دکن ۲۸ر اگست ۵۵ء۔ (۱۶) ع ۱۳۶۴ جماعت احمدیہ کندرہ پاڑہ ۲۸ر اگست ۵۵ء (۱۷) ع ۱۳۸۵ مکرم عبدالرزاق صاحب بمبئی ۲۸ر اگست ۵۵ء (۱۸) ع ۱۳۳۷ مکرم قاضی گل محمد صاحب محمد عیلی صاحب نواب شاہ سندھ ۲۸ر اگست ۵۵ء (۱۹) ع ۱۳۳۸ مکرم محمد اسحٰق صاحب محمد دین صاحب نواب شاہ سندھ ۲۸ر اگست ۵۵ء (۲۰) ع ۱۳۳۹ مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب منوآباد نواب شاہ سندھ ۲۸ر اگست ۵۵ء (۲۱) ع ۱۳۴۱ مکرم چوہدری سلطان علی صاحب، آڑھتی نواب شاہ سندھ ۲۸ر اگست ۵۵ء (۲۲) ع ۱۳۴۲ مکرم چوہدری عبدالحق صاحب دیہہ ۵ سکرنڈ نواب شاہ سندھ ۲۸ر اگست ۵۵ء۔ —— (مینیجر)

اشتراکی انقلاب بقیہ صث

کرنے کیلئے فتنہ و فساد، ظلم و تشدد اور حیلہ و فریب سے کام لینا از حد ضروری کہا ہے۔ برخلاف اس کے موخر الذکر صاحب کہنے تو لفظ بلفظ وہی ہیں۔ جو اول الذکر نے کہا ہے۔ لیکن ساتھ ہی اپنے آپ کو ایک زبردست دینی تحریک کا علمبردار ظاہر کرتے ہیں۔ اور دینوں میں سے بھی اس دین کا جس کا فتنہ و فساد، ظلم و تشدد اور حیلہ و فریب سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے حتیٰ کہ جو دین کے نام پر دفاع کے لئے بھی اُس وقت تک تلوار ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں دیتا کہ جب تک اس دین کے نام لیواؤں پر عرصۂ حیات تنگ کرکے انہیں ہجرت پر مجبور نہ کر دیا جائے اور پھر جہاں وہ پناہ لیں وہاں بھی انہیں چین سے نہ بیٹھنے دیا جائے۔

ان حوالوں کو ایک ساتھ پڑھ کر عقل حیران رہ جاتی ہے کہ کہاں تشدد کے بل پر قائم ہونے والی اشتراکی ڈکٹیٹر شپ کا علمبردار اور کہاں اسلام جیسے صلح و آشتی کے مذہب کی طرف منسوب ہونے والی ایک تحریک کا قائد! العجب، ثم العجب! دونوں حصول اقتدار کی خواہش اور اس کے طریق کار کے لحاظ سے ایک ہی کشتی میں سوار نظر آتے ہیں دونوں کا ذہنی اعتبار سے باہم دگر ایک ہونا اس بات کا بین ثبوت ہے کہ جناب سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی نے کمیونسٹ طریقوں کو اپنا کر انہیں اسلام کا نام دے دیا ہے۔ اور یہی وہ سب سے بڑا ظلم ہے جو انہوں نے خود اپنے ہاتھ سے اسلام پر کیا ہے۔ اور ایسا کرنے میں انہوں نے اس بات کی بھی پرواہ نہیں کی کہ اس طرح وہ خود مستشرقین

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

جنیوا - ۲۴ر جولائی۔ روس کے وزیر اعظم مارشل بلگانن نے آج اعلان کیا۔ کہ جنیوا میں چار طاقتی کانفرنس سے مشرق اور مغرب کے درمیان تعلقات کے نئے دور کا آغاز ہوا ہے۔ ماسکو روانہ ہونے سے پہلے انہوں نے ہوائی اڈہ پر کہا کہ جنیوا کانفرنس کا بلا شبہ بین الاقوامی حالت پر اچھا اثر ہوگا۔ اس کانفرنس میں ہم نے خلوص دلی سے عوام کے دلوں میں اعتماد پیدا کرنے کا طریقہ تلاش کرنے کی کوشش کی ہے۔ اعتماد کے بغیر عوام کے مستقبل کا یقین ہی نہیں دلایا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ یہ توقع نہیں کی جا سکتی۔ کہ تمام حل طلب مسائل جنیوا کانفرنس میں ایک ساتھ طے ہو جاتے۔ اس سمت میں ابھی کافی کام کرنے کی ضرورت ہے۔ لیکن یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ جنیوا میں جو کچھ کیا گیا۔ ان چاروں طاقتوں کے تعلقات کے نئے دور کا آغاز ہوگا۔ اور اس سے مختلف ملکوں میں کشیدگی کم ہونے میں مدد ملے گی۔

نئی دہلی - ۲۴ر جولائی۔ وزیر اعظم پنڈت نہرو نے آج کانگرس پارلیمنٹری پارٹی کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جنیوا میں چار بڑوں کی کانفرنس اس لحاظ سے کامیاب رہی ہے کہ اس نے چار بڑی طاقتوں کو ایک دوسرے کے قریب تر کر دیا ہے۔ اور اس نقطۂ نظر سے اس کانفرنس کو بے حد اہمیت دی جانی چاہیے۔ آپ نے کہا کہ اگرچہ یہ کانفرنس سو فی صدی کامیاب نہیں رہی تاہم اس نے کشیدہ ماحول کو کافی حد تک صاف کر دیا ہے۔

ماسکو - ۲۴ر جولائی۔ جنیوا کی چار طاقتی کانفرنس کے نتائج پر تبصرہ کرتے ہوئے ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ یہ کانفرنس دنیا کا ایک تاریخی واقعہ ہے۔ کیونکہ اس سے چاروں ممالک میں اب براہ راست رابطہ قائم ہوا ہے۔ اور اس تعاون کی بنیادیں رکھی جا چکی ہیں۔ ریڈیو نے روسی کمیونسٹ پارٹی کے اخبار "پروداؔ" کا ایک ایڈیٹوریل بھی نشر کیا۔ اس نے لکھا ہے کہ کانفرنس کے ٹھوس نتائج نکلے ہیں۔ اور آئندہ ہونے والی بات چیت کے سوال پر سمجھوتہ ہو گیا ہے یورپ کے سرکاری حلقوں نے کانفرنس کے نتائج پر اطمینان کا اظہار کیا ہے۔

چنڈی گڑھ - ۲۴ر جولائی۔ پنجاب سرکار اگست کے پہلے ہفتہ میں چنڈی گڑھ میں لڑکیوں کے لئے انڈسٹریل سکول کھول رہی ہے ٹریننگ کا کورس دو سال کا ہوگا۔ اور لڑکیوں کو کشیدہ کاری کپڑوں کی کٹائی اور سلائی سکھلائی جائے گی۔ فیس آٹھ آنہ فی ماہ ہوگی۔ ۱۴ سال سے زیادہ عمر کی لڑکیاں سکول میں داخل ہو سکیں گی۔

ناگپور - ۲۵ر جولائی۔ رکشا ڈرائیور بابو راؤ کے خلاف قاتلانہ حملہ کے الزام میں کمیشن نے دہلی میں وزیر اعظم شری نہرو کا جو بیان قلمبند کیا تھا وہ آج ڈسٹرکٹ سیشن جج ناگپور نے عدالت میں پڑھ کر سنایا شری نہرو نے اپنے بیان میں کہا کہ ملزم کے ہاتھ میں چاقو تھا اور اس کا ہاتھ کچھ اٹھا ہوا تھا۔ اس لئے میں چاقو دیکھ سکتا تھا چونکہ میں نے چاقو دیکھا اس لئے لازمی طور پر ہاتھ کار سے کچھ اوپر ہوگا۔ سارا واقعہ چند سیکنڈوں میں ہوا۔ اس لئے بعد کے واقعات کے متعلق کچھ ٹھیک طور پر بتانا میرے لئے مشکل ہے۔ شری نہرو نے کہا کہ جو شخص چاقو پکڑ کر کار کے پائیدان پر چڑھا تھا۔ اس کی میں پوری طور پر شناخت نہیں کر سکتا۔ لیکن اس کی شکل ملزم سے ملتی جلتی تھی۔ میں نے حملہ آور کو چند سیکنڈ کے لئے دیکھا۔ میری نگاہیں اس کے چہرہ پر نہیں تھیں۔ بلکہ اس کے چاقو کی طرف تھیں۔ بابو راؤ کی مکرر جرح کے جواب میں کہا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ اس نے دایاں ہاتھ کہاں تک اٹھایا تھا لیکن ہاتھ اتنا اٹھایا ہوا تھا۔ کہ میں چاقو دیکھ سکتا تھا۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ ملزم کو پہلے کس نے پکڑا۔ باہر سے دو تین اشخاص نے اور کار کے اندر سے ایک شخص نے ایک ساتھ ہی اسے پکڑ لیا۔ بابو راؤ نے انہیں جو خط لکھا تھا۔ اس کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے شری نہرو نے کہا۔ کہ وہ نہیں جانتے کہ آیا بابو راؤ کا کوئی خط موصول ہوا ہے یا نہیں۔ اُن کا دفتر ہر روز ایک ہزار سے زیادہ خطوط وصول کرتا ہے۔ شری نہرو نے کہا۔ کہ ناگپور میں پبلک جلسہ میں میں نے اس واقعہ کا ذکر کیا تھا۔ اور عوام سے کہا تھا کہ وہ جوش میں نہ آئیں۔ جہاں تک میرا علم ہے۔ یہ انفرادی کارروائی ہے۔ اس کا کسی پارٹی سے کوئی تعلق نہیں۔

نئی دہلی - ۲۵ر جولائی۔ آج صبح ۱۱ بجے لوک سبھا کا دسواں سیشن شروع ہوا۔ وزیر داخلہ پنڈت پنت نے انسداد کرپشن ایکٹ میں ترمیم کا بل پیش کیا۔ اس بل کا مقصد ایجنٹوں سے جن کے ذریعہ بدعنوان افسر رشوت لیتے ہیں۔ مؤثر طریقہ سے نپٹنا ہے۔ بل کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے پنڈت پنت نے کہا کہ تعزیرات ہند کی دفعہ ۱۶۱ اور ۱۶۵ کے ماتحت جو جرائم کرتے ہیں انہیں قابل دست اندازی پولیس بنانا ہے۔ آج لوک سبھا میں ہندو وراثت بل کو سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کئے جانے کا فیصلہ ہو گیا۔ کمیٹی کو کہا گیا ہے۔ کہ وہ ۹ر ستمبر تک اپنی رپورٹ پیش کرے۔ پارلیمنٹ میں اس امر پر اختلاف تھا۔ کہ آیا لڑکی کو باپ کی جائداد کا پورا حصہ دیا جائے یا آدھا۔ جیسا کہ بل میں درج ہے سردار حکم سنگھ نے کہا کہ لڑکی کو باپ کی جائداد سے حصہ دینے سے پنجاب میں بہت سی اُلجھنیں پیدا ہوں گی۔ کیونکہ یہاں لوگوں کے پاس زمین بہت تھوڑی ہے۔ اور پھر اس طرح یہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گی۔

کراچی - ۲۵ر جولائی۔ پتہ چلا ہے کہ پاکستان میں ڈپٹی گورنر جنرل کا ایک نیا عہدہ قائم کرنے کی تجویز زیر غور ہے۔ تاکہ گورنر جنرل مسٹر غلام محمد کی جگہ جو کہ ہمیشہ بیمار رہتے ہیں ملک کا نظم و نسق خوش اسلوبی سے چلتا رہے۔

دربھنگہ - ۲۵ر جولائی۔ بہار کے دریائے کوسی کے علاقہ میں زبردست طغیانی آئی ہوئی ہے۔ اس بے پناہ سیلاب کے نتیجہ کے طور پر دربھنگہ کے ۹ سو کے قریب دیہات پانی میں گھر چکے ہیں ساڑھے تین لاکھ اشخاص کا مستقبل بالکل مخدوش ہو چکا ہے۔ حکام کی طرف سے احتیاطی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں لیکن پانی چڑھتا جا رہا ہے۔ کئی روٹوں پر ریلوے ٹریفک معطل ہو چکی ہے۔

اخبار احمدیہ بقیہ صـــ۲

رحمت اللہ خاں صاحب و محمد صادق صاحب (۳) ۱۸ر جولائی۔ صلاح الدین صاحب۔ (۴) ۱۹ر جولائی عبد الغفار صاحب و صدر الدین صاحب مع اہل و عیال (۵) ۲۰ر جولائی۔ محمد شریف صاحب (۶) ۲۲ر جولائی عبد الغنی صاحب۔ عبد العزیز صاحب و احمد الدین صاحب (۷) ۲۳ر جولائی۔ غلام سرور صاحب و حافظ محمد سلیمان صاحب (۸) ۲۴ر جولائی نظام الدین صاحب۔ بابائی محمود احمد صاحب۔ ملک عبد الکریم صاحب۔ مسٹر عنایت اللہ خاں صاحب و محترمہ بشمت بی بی صاحبہ۔

اعلانِ نکاح

مورخہ ۲۴ / ۷ / ۵۵ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے حسب ذیل دو نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

(۱) محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد فہیم اللہ صاحب ساکن بھوپال کا نکاح پانچسو روپیہ مہر پر مولوی سید منظور احمد صاحب عاجل درویش کے ساتھ

(۲) محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ بنت محمد فہیم اللہ صاحب ساکن بھوپال کا نکاح پانچ سو روپیہ مہر پر ممتاز احمد صاحب ہاشمی درویش قادیان کے ساتھ۔

احباب ان رشتوں کے جانبین کے لئے بابرکت و مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبد القدیر واقف زندگی)

درخواست جنازہ

۱- ڈاکٹر میجر نذیر احمد خاں صاحب برادر چوہدری غلام احمد خاں صاحب امیر جماعت پاکپٹن مورخہ ۲۸ / ۶ / ۵۵ کو فوت ہو گئے ہیں۔

۲- مورخہ ۱۵ر جولائی کو مولوی بشیر احمد صاحب ناصر گجراتی درویش قادیان کی اہلیہ حیدر آباد میں بحالت زچگی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب جماعت سے دعائے مغفرت اور نماز جنازہ غائب ادا کئے جانے کی درخواست ہے۔